بسم اللہ الرحمن الرحیم

بات ہے یہ بڑے قرینے کی
آرزو دل کو ہے مدینے کی

عطر بیزی کا کیا کہوں عالم
جسم اقدس کے اس پسینے کی

تم کو دیر و حرم مبارک ہو
مجھ کو اک دھن ہے بس مدینے کی

یہ فسانے تو سن چکا ہوں بہت
بات کچھ کیجئے مدینے کی

ذکر جنت بجا مگر واعظ
بات کچھ اور ہے مدینے کی

آپ ہی کا غلام ہوں آقا
لاج رکھ لیجئے کمینے کی

ان کا در ہے وہ در جہاں خوشترؔ
موت کو بھی طلب ہے جینے کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزم میلاد نبی ہے ہر مسلماں شاد ہے
آمنہ کے لال پیارے مصطفٰے کی یاد ہے

آنکھ میں روضہ زباں پہ نام دل میں یاد ہے
آیئے آقا یہ گھر اب ہر طرح آباد ہے

آپ ہی کی ذات سے ذات خدا کا ہے ظہور
آپ ہی کے نام سے نام خدا کی یاد ہے

سر وہی سر ہے کہ جس سر میں تمہارا ہے خیال
دل وہی دل ہے کہ جس دل میں تمہاری یاد ہے

اب مدد فرمایئے اے فاتح بدر و حنین
نام لیوا آپ کا دنیا میں پھر برباد ہے

نزع ہو یا قبر ہو میزان ہو یا پل صراط
ہر جگہ اے ماہ طیبہ آپ سے فریاد ہے

کل جہاں دشمن بھی ہو جائے تو خوشتر غم نہیں
کالی کملی والے آقا کی اگر امداد ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے ان کے تصور میں یہ عالم جو طرب کا
پر کیف اشارہ ہے یقیناً یہ طلب کا

دل مائل پرواز ہے جاں رقص کناں ہے
کیا بخت رساں آ گیا فرمان طلب کا

اس صبح کی اب شام ہی یا رب نہ کبھی ہو
سر ہے مرا اور در ہے شہنشاہ عرب کا

فرمائیں گے آقا بہر عنوان شفاعت
آتا ہے مچلنا مجھے دامن پہ غضب کا

دامان شہہ دین میں گنہگار چھپے ہیں
اب پوچھنا کیا زاہدوں بخشش کے سبب کا

ایمان کے دن آئے تو عرفان کی راتیں
چمکا سر فاراں سے وہ جب چاند عرب کا

دامن میں لئے بیٹھا ہوں جنت کی بہاریں
ہے فیض تصور یہ شہنشاہ عرب کا

یہ سخت زمین اور غزل نعت میں لکھنا
ہے خوشتر رضوی پہ کرم شاہ عرب کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب رخ پہ تمہارے زلفیں ہوں والیل کا طغری ہو جائے
رخسار فروزاں جس دم ہوں تمثیل ضحٰھا ہو جائے

فردوس کی رنگت کچھ بھی نہیں کتنی ہی دلارا ہو جائے
گلزار مدینہ کیا کہئے اک خار ہی طوبی ہو جائے

فاراں کی سعادت کیا کہئے جلووں سے مجلی ہو جائے
ہر ذرے کی قسمت کیا کہنا صد طور بجلوہ ہو جائے

ہر خار حریف جنت ہے ذرہ بھی وہاں کا ماوی ہے
ہے فیض جمال رنگیں یہ اس شان کا طیبہ ہو جائے

طوفان شقاوت اٹھا ہے عصیاں کا تلاطم برپا ہے
ہے دین کی کشتی موجوں میں اب پار یہ بیڑا ہو جائے

بگڑی وہ بنانے آیا ہے اک شوق کی دنیا لایا ہے
ہے دیر سے حاضر روضے پر خوشتر کو اشارہ ہو جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا معلوم کیا ہے نامۂ اعمال خوشتر میں
کہ اس کو رحمتیں خود ڈھونڈتی پھرتی ہیں محشر میں

کیا ہے پیش تو تم نے نگاہ فیض پرور میں
اگر عصیاں نہ نکلے اے فرشتو میرے دفتر میں

جہاں چاہوں گا جب چاہوں گا جنت ہو گی دم بھر میں
مدینے کی فضائیں ہیں نگاہ جلوہ پرور میں

مٹا کر ساری دولت کو کہا صدیق نے ہنس کر
فقط اللہ کا اک نام ہے باقی بھرے گھر میں

سر میزاں مجھے حسن عمل کی فکر سے مطلب
متاع دین و ایماں ہے تو میرے دیدۂ تر میں

مدینے کی گلی کوچوں میں آوارہ پھرا مجھ کو
لکھی ہیں ٹھوکریں یا رب اگر میرے مقدر میں

سہارے سے انہی کے ساحل بخشش ملا مجھ کو
وہی اشک ندامت تھے جو میرے دیدۂ تر میں

قیامت عین رحمت جان رحمت حاصل رحمت
اب اس سے اور بڑھ کر کیا کہ ہے دیدار محشر میں

نہ وہ ہوتے اگر خوشتر نہ یہ بزم جہاں ہوتی
انہی کا فیض ہے جو ربط ہے ان چار عنصر میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کچھ ایسی شان سے محشر میں ختم المرسلین آئے
شفاعت خود پکار اٹھی شفیع المذنبین آئے

سنبھل باد طرب وہ سرور دنیا و دیں آئے
برس اے ابر رحمت رحمت اللعالمین آئے

چھٹے بادل وہ پھیلا نور وہ عالم ہوا روشن
لپیٹ اے کفر اب بستر وہ خیر المرسلیں آئے

تبسم ریز ہو کر آئے خانے میں وحدت کے
سجانے بزم امکاں کو بہ انداز حسین آئے

مئے حب نبی ہے بس تمہارا ہی یہ حصہ ہے
سر کوثر اٹھو رندو! وہ دیکھو ساقیں آئے

مرے دامن پہ نقشہ کھینچ گیا گلزار طیبہ کا
سر شک غم ڈھلک کر جب بوقت واپسیں آئے

مقدر آج لے آیا ہے خوشتر کو مدینے میں
یہاں سے کون تیرے پاس فردوس بریں آئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مٹی ظلمت فضا بدلی زمانہ شاد کام آیا
نکل کر کفر کی بدلی سے جو ماہ تمام آیا

خبر ہے چشم حیرت بین تجھے یہ کیا مقام آیا
تقرب کا جو ساز ادن منی سے پیام آیا

دم آخر زباں پر اللہ اللہ کس کا نام آیا
ڈھلک کر آنکھ سے آنسو جو آیا شاد کام آیا

سفینہ نے تلاطم ہی کی خود دنیا بدل ڈالی
دم طوفان لب ملاح پہ یہ کس کا نام آیا

کچھ ایسے مست ہیں میخانۂ توحید کے میکش
خبر یہ بھی نہیں ان کو کہ کب محفل میں جام آیا

سر کوثر حبابوں کے کٹورے بن گئے سارے
تمہارا نام لیتا جو ادھر کو تشنہ کام آیا

یہ کیوں خاطر افسردہ ہے غم طوفان ہے کیوں خوشتر
سمجھ لو پار ہے بیڑا جو لب پہ ان کا نام آیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان کے دربار اقدس میں ہم آ گئے
دونوں عالم کا مقصود ہم پا گئے

چھوڑ احباب جب مجھ کو تنہا گئے
والی امت کے ایسے میں خود آ گئے

ہم کو ڈھونڈا کریں ہاتھ آتے نہیں
کالی کملی میں آقا کی ہم آ گئے

نزع ہو قبر ہو پل ہو میزان ہو
جب کہا یا محمد ﷺ وہیں آ گئے

نام آقا کا ہر بار لیتا گیا
قبر میں مجھ سے وہ پوچھ کیا کیا گئے

زندگی کے تقاضوں کو کیا دیکھتے
ہم نے مانا وہی تم جو فرما گئے

جشن میلاد آقا نہ پوچھ ہم نشین
دھوم دونوں جہاں میں ہے وہ آ گئے

معصیت دھل گئی رب کو پیار آ گیا
چند آنسو ندامت کے کام آ گئے

عظمت 'ارفع رأسک' کا کیا پوچھنا
ساری امت وہ سجدے میں بخشا گئے

خوش ہو خوشتر اگرچہ تو بدتر سہی
"بد ہیں میرے" وہ ارشاد فرما گئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعالیٰ اللہ کیا ہے مرتبہ صدیقِ اکبر کا
کہ ہے محبوب محبوبِ خدا صدیقِ اکبر کا

محبت میں شہ کونین کی سب کچھ لٹا ڈالا
یہ کیا ایثار تھا شانِ خدا صدیقِ اکبر کا

ہے آیت اِذ ھُمَا فِي الْغَار میں یہ شان یہ رتبہ
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صدیقِ اکبر کا

دیا سب کچھ خدا کی راہ میں قرآن تو دیکھو
ہے اَعْطٰی وَاتَّقٰی کس کا صلہ صدیقِ اکبر کا

دم آخر ہو مرقد ہو سر میزان یا پل ہو
مجھے ہر آن ہوگا آسرا صدیقِ اکبر کا

مقامِ درجۂ قربِ نبوت ان کو حاصل تھا
جو اندیشہ نبی کا تھا وہ تھا صدیقِ اکبر کا

رفاقت اور حفاظت ہی متاعِ دین تھی ان کی
یہی ہر ہر گھڑی تھا مشغلہ صدیقِ اکبر کا

تحفظ اور کتاب اللہ کا اس طرح فرمایا
عَلَيْنَا جَمْعَهُ شاہد ہوا صدیقِ اکبر کا

شرف حاصل تھا دیدارِ نبی کا چار نسلوں کو
صحابی تھا ہر اک چھوٹا بڑا صدیقِ اکبر کا

صداقت کیا عدالت کیا سخاوت کیا شجاعت کیا
نبوت کے سوا ہر وصف تھا صدیقِ اکبر کا

غلامِ حضرتِ صدیق یہ خوشتر ہے صدیقی
مرے ہاتھوں میں بھی ہے سلسلہ صدیقِ اکبر کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل غم شبیر میں غم کا سمندر ہو گیا
اشک خوں موج امم میں ایک گوہر ہو گیا

اللہ اللہ خدمت ابن علی کی جراتیں
عظمت اسلام کا نقشہ اجاگر ہو گیا

کام آکر ہی رہی تشنہ لبی شبیر کی
عاصیو! کیا خوف محشر؟ اپنا کوثر ہو گیا

یہ مئے حب نبی کا قلب حر میں جوش تھا
دین حق پر شوق سے قربان بڑھ کر ہو گیا

صفحۂ تاریخ خوں آلود عالم بد حواس
کربلا کا واقعہ کیا ایک محشر ہو گیا

رحمتوں نے لے لیا بڑھ کر وہیں آغوش میں
کامراں شبیر جب گھوڑے سے گر کر ہو گیا

جانب کرب و بلا جب ہو گئے عازم حسین
ہر طرف برپا پھر اک شور محشر ہو گیا

اللہ اللہ کوشش شبیر کا یہ ماحصل
دل شہید جلوہ یاد پیمبر ہو گیا

برق بن کر رن میں لہرانے لگی تیغ حسین
اور گری جس پر دو ٹکڑے اس کا پیکر ہو گیا

ہو گئی پوری وہیں تفسیر اکملت لکم
جب شہید کربلا فرزند حیدر ہو گیا

جو ہوا قربان ان پر بن گیا خالق کا دوست
حر یہ کیا لطف قسیم حوض کوثر ہو گیا

خلد جلوہ بن گئی ہے ہر نگاہ آرزو
جب سے خوشتر دل اسیر یاد اصغر ہو گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ شہ بغداد کے در تک پہونچا
آج بے گھر جو بھکاری تھا وہ گھر تک پہونچا

ترا منگتا جو تری راہ گذر تک پہونچا
عرش کے بام فرشتوں کے وہ در تک پہونچا

چوم کر خاک ترے در کی جو در تک پہونچا
ایک ذرہ تھا جو اب شمس و قمر تک پہونچا

جھومتا جاتا ہوں کہتا ہوا شیأ للہ
تیری الفت کا جو سودا تھا وہ سر تک پہونچا

میں نے دیکھا ہے ترے روضے پہ دیوانوں کی
ہاتھ پھیلائے ہوئے باب اثر تک پہونچا

خدمت دین عمل خیر کی توفیق کے ساتھ
ہم کو پھر اے شہ جیلان مقر تک پہونچا

عفو نے کھول دیا باب شفاعت خوشتر
جھونکا بغداد کا جو دامن تر تک پہونچا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلیٰ حضرت قائد ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
داعی مسلک اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام سے وہ احمد کی رضا ہے کام سے جس کے راضی خدا ہے
سبحان اللہ صورت و سیرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دین کو بے دینوں سے بچا کر سارے جہاں کو راہ دکھا کر
کی یوں دنیا بھر کی ہدایت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حب محمد جان ایمان عین ایمان اصل ایمان
یہ ہے مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جس کا عمل آئینہ سنت علم سراپا جس کا ہدایت
جو ہے مجددِ دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان کے مقابل جو کوئی آیا وار یقیناً اس نے کھایا
یہ تھی ان کے علم کی ہیبت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جس کو عرب نے جان لیا ہے اپنا مجدد مان لیا ہے
وہ ہے رضا معیار ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو بھی ہوا گستاخ محمد ہے وہ یقیناً کافر و مرتد
کی جس نے ہر آن اشاعت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حامئ سنت کون رضا ہے ماحی بدعت کون رضا ہے
ہے وہ امامِ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عرس کی جس کے شان نئی ہے برکت ہر ہر آن نئی ہے
کہتے ہیں اس کو اہل محبت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جس کا فتاویٰ دین مکمل جس کا مقالہ آخر و اول
سلسلہ جس کا تابہ قیامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غوث کا نعرہ ورد زبان ہے شیخ مرا احمد رضا خاں ہے
ہوں میں خوشتر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاں نثار نبی رضا میرا
تاجدار ولی رضا میرا

راحت زندگی رضا میرا
دو جہاں کی خوشی رضا میرا

تاب کس کو جو سامنے آئے
شیر شیر علی رضا میرا

دولت عشق مصطفےٰ دیدی
کس قدر ہے غنی رضا میرا

گلشن دین پھر مہک اٹھا
ہے شگفتہ کلی رضا میرا

اعلیٰ حضرت مجدد ملت
جو بھی کہے وہی رضا میرا

جس سے از ہند تا عرب مہکا
ہے وہ دیں کا کلی رضا میرا

جس کے مسلک پہ ناز ہے ہم کو
ہے وہی مرشدی رضا میرا

مذہب حق چمک اٹھا خوشترؔ
محی دین نبی رضا میرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے امام الہدیٰ شاہِ احمد رضا
مرشد الاتقیا شاہِ احمد رضا

حق کی تو ہے رضا شاہِ احمد رضا
تجھ سے راضی خدا شاہِ احمد رضا

شکر اللہ کا شاہِ احمد رضا
دین تجھ سے ملا شاہِ احمد رضا

اہل سنت کا بیڑا نہ کیوں پار ہو
اس کا تو ناخدا شاہِ احمد رضا

غوث کا مصطفٰے کا خدا کا ہوا
جو بھی تیرا ہوا شاہِ احمد رضا

تو نے باطل کا سر کاٹ کر رکھ دیا
حق کو زندہ کیا شاہِ احمد رضا

نام تیرا ہے حق تیرا ہر ہر ورق
حق کا ہے فیصلہ شاہِ احمد رضا

مصطفٰے غوث و خواجہ کے برکات تک
ہے تیرا سلسلہ شاہِ احمد رضا

ہے یہ ماہِ صفر اس میں ہر ہر نگر
عرس تیرا ہوا شاہِ احمد رضا

لاج دونوں جہاں میں تیرے ہاتھ ہے
میں طلب تو عطا شاہِ احمد رضا

نزع و محشر میں خوشتر ہی خوشتر رہے
ہے یہ تیرا گدا شاہِ احمد رضا